In the name of Allah, the compassionate, the merciful

به نام خداوند بخشنده مهربان

سرشناسه	:	رضایی راد، عبدالحسین، ۱۳۳۹ -
عنوان قراردادی	:	امر به معروف در ترازوی تاریخ: گامی نوین در فقه سیاسی اسلام .اردو
عنوان و نام پدیدآور	:	امر بالمعروف تاریخ کی آیینی میی/ مولف عبدالحسین رضائی‌راد ؛ مترجم قربان‌علی مظفر نگری.
مشخصات نشر	:	قم : مرکز بین المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۴۰۰.
مشخصات ظاهری	:	۲۰۲ ص.؛ ۵/۱۴×۵/۲۱ س‌م.
شابک	:	978-600-429-935-0
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپا
یادداشت	:	اردو.
موضوع	:	امر به معروف و نهی از منکر *Enjoining what is good and prohibiting what is evil حسبت Hesbat* اسلام و دولت Islam and state اسلام و سیاست Islam and politics علوم سیاسی (فقه) Political science (Islamic law)
شناسه افزوده	:	مظفرنگری، قربان‌علی، ۱۹۶۸- م.
شناسه افزوده	:	جامعة المصطفی(ص) العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی(ص)
رده بندی کنگره	:	BP۱۹۶/۶
رده بندی دیویی	:	۲۹۷/۳۷۷۵
شماره کتابشناسی ملی	:	۸۷۴۱۴۸۳
اطلاعات رکورد کتابشناسی	:	فیپا

مرجع تولید: مجتمع آموزش عالی فقه

این کتاب با کاغذ حمایتی منتشرشده است

این کتاب با دستور ریاست محترم المصطفی ﷺ و مدیرانتشارات در اسفند ماه ۱٤۰۰ به چاپ رسید (فرآیند *) **BP0550**

امر بالمعروف، تاریخ کے آئینے میں

مؤلف: ڈاکٹر عبدالحسین رضائی راد

جم: قربان علی مظفر نگری

ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی ﷺ

چاپ: چاپخانه دیجیتال المصطفی ﷺ / **شمارگان**: ۵۰۰

Distribution Centers

➢ Al-Mustafa Translation and Publication Center, 18th alley corner, Western Mu'allim St., Qom, Iran
Tel: +98 25 37836134
Fax: (Ex.105) 025 37839305

➢ Al-Mustafa Translation and Publication Center, Sālāriya Three Ways, Mohammad Amin Boulevard, Qom, Iran
Tel: +98 25 32133106

pub_almustafa **pub-almustafa.ir** **miup@pub.miu.ac.ir**

Thanks are due to those who assisted us in making this work available

Publication manager: Mustafa Noubakht

Production manager: Jafar Qasimi Abhari

Technical supervisor: Sayyid Muhammad Reza Jafari

Printing and publication supervisor: Ayyub Jamali

Graphic supervisor: Masud Mahdavi

All rights reserved

Given the high costs of printing and publication and the problems that it involves, no natural or legal person is allowed to reproduce, distribute, or transmit any part of this publication in any form or by any means, including photocopying, recording or other electronic and mechanical methods or publishing in the cyberspace. A subsequent violation by any private or legal entity will result in legal action.

مرکز بین المللی
ترجمہ ونشر المصطفیؐ

امر بالمعروف

تاریخ کے آئینے میں

مولف: ڈاکٹر عبدالحسین رضائی راد
مترجم: قربان علی مظفر نگری

سخن ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں ۔ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے ۔اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے۔نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی دام ظلہ العالی کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلندافکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدیدعلمی متون تولیدکرنے، علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اورطلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے ۔یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے ۔

تعلیمی مراکزا یک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد کرسکتے ہیں ۔درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیرایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے جس کے لیے اپنی کوشش کا عنوان مناسب درسی نصاب تالیف کرنا قراردیا ہے اور دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

کتاب حاضر المصطفیٰ اوپن یونیورسٹی کے شعبہ قرآنیات کی زحمات کا ثمر ہے یہاں ہم اس شعبہ کے سربراہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین پروفیسر ڈاکٹر محمد علی رضائی اصفہانی اور انکے محترم ساتھیوں بالخصوص جناب حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر غلام جابر محمدی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ کتاب شائقین کے بھرپور استفادے کا باعث بنے۔

المصطفیٰ ﷺ بین

الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

بات کا خلاصہ

اس تحقیق میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے : '' تاریخ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معطل ہونے کی وجہ کیا رہی ہے؟'' اس سلسلہ میں تین اساسی فرضیوں کو مورد تحقیق قرار دیا گیا ہے، فرضیے یہ ہیں :

- **ان دونوں فرضیوں کے عقلائی مبانی میں کچھ ضعیف نکات پائے جاتے ہیں۔**
- **فقہی آثار دونوں فرضیوں کے احکام وافکار پر نظر ڈالنے اور بیان کرنے میں ناکام و نارسا رہے ہیں۔**
- **ان دونوں فریضوں کی اجرائی روشیں غلط، نادرست اور غیر واقعی رہی ہیں۔**

پہلے دونوں فرضیوں سے متعلق بحث و تحقیق ایک مستقل کتاب '' عقل کی کسوٹی پر امر بالمعروف '' میں کی گئی ہے جو اسی مؤلف اور اسی ناشر کے ہاتھوں منظر عام پہ آئی ہے پس یہ کتاب '' تاریخی کسوٹی پر امر بالمعروف '' تنہا تیسرے فرضیے سے مختص کی گئی ہے۔

تاریخی لحاظ سے تیسرے فرضیہ کی تحقیق میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اجرائی روشوں کو تین اقسام میں قلم بند اور پیش کیا گیا ہے : انفرادی روش، گروہی روش اور سرکاری روش۔

ہر روش کے خصوصیات کی تحقیق اور ہر روش کی تاریخی مثالوں اور ان پر مرتب عملی آثار کو بیان کرنے کے بعد شرعی و عقلی قوانین کی روشنی میں اس کے نشیب وفراز اور ضعیف و قوی نکات کو مورد تحلیل قرار دیا گیا ہے تاکہ یہ نتیجہ نکل آئے کہ تاریخ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے عملی طور پر ناکام ہونے کا سبب ،اس کی اجرائی روشوں میں آفات و نارسائی کا پایا جانا ہے کہ اسی آفت و نارسائی کے سبب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنی اصلی مسیر سے ہٹ گیا ہے، مطلوب نتائج نہیں لا سکا ہے بلکہ یہ ایک طرح سے خلاف مقصود انجام پایا ہے۔

چنانچہ ان دونوں فریضوں کو اجرا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ کچھ روشیں ایجاد کی جائیں جو پہلی روشوں میں موجود قوی نکات کو بھی متحمل ہوں اور ان کی آفات و نقائص سے بھی پاک ہوں۔

فہرست مطالب

بات کا خلاصہ ۶

فہرست مطالب ۷

خلاصہ ۱۳

پیش لفظ ۱۴

مقدمہ

الف: امر بالمعروف کی ماہیت وحقیقت.. ۱۶

ب: موضوع کا تعارف اوراہمیت.. ۲۱

ج: فرضیات.. ۲۵

د: روش تحقیق.. ۲۵

پہلاحصہ ۲۹

امر بالمعروف کے اغراض ومقاصد ۲۹

اغراض ومقاصد کی وضاحت ۳۰

۱. معاشرہ میں نظم وضبط اور امن کا قیام.. ۳۰

۲. قوانین کے اجراکی ضمانت.. ۳۱

۳. عدالت کا قیام اور ظالمین کو لگام.. ۳۲

۴. برائیوں کی روک تھام اوراقدار کی حفاظت.. ۳۲

۵. ذمہ داری کے احساس کاعام کرنا.. ۳۳

دوسراحصہ ۳۶

امر بالمعروف کی اجرائی روشیں.. ۳۶

مقدمہ ۳۷

اجرائی روشوں سے مراد ۳۹

اجرائی روشوں کی اہمیت کامعیار.. ۴۱

۱ شرعی قوانین اور فقہی دلائل سے مطابقت ۴۱
۲ روش کا اجرا ممکن ہو نا ۴۲
۳ دینی مقاصد کے ساتھ سازگاری ۴۲

امر بالمعروف کی اجرائی روشیں ۴۴

۱. انفرادی روش ۴۴
۲. جماعتی و گروہی روش ۴۴
۳. سرکاری روش ۴۴

پہلی فصل

امر بالمعروف کی انفرادی روش ۴۵

انفرادی روش کا تعارف ۴۶

انفرادی روش کے فقہی مبانی ۵۰

موافقین کے دلائل ۵۱

موافقین کے دلائل پر تنقید ۵۲

انفرادی روش کی خصوصیات ۵۳

۱. زود اثر ہونا : ۵۳
۲. عمومی ہونا: ۵۵

انفرادی روش کے نقائص ۵۷

۱۔ عوام زدگی : ۵۷
۲ نظام میں خرابی اور بد نظمی پیدا ہونا: ۶۱
۳. تخصیص اکثر لازم آنا ۶۸
۴۔ محدود تاثیر. ۷۱

دوسری فصل

امر بالمعروف کی جماعتی و گروہی روش ۷۵

گروہی روش ۷۶

اس روش کے فقہی مبانی ۸۲

گروہی روش کی تائید میں دلائل ۸۳
۱۔ امت کا مفہوم اور کلمہ ''من'' کے معنی:.......................... ۸۳
۲۔ طاقت و قدرت:.. ۸۴
۳۔ علمی صلاحیت کا ضروری ہونا :.............................. ۸۶
گروہی روش کی خصوصیات ۸۷
الف : انفرادی روش کی مشکلات کا نہ ہونا:.......................... ۸۷
ب : جواب دہی اور ذمہ داری :................................ ۸۸
ج: عوامی حمایت:.. ۸۹
گروہی روش کی خامیاں ۹۰
۱۔ حکومتی امور میں دخل اندازی:.............................. ۹۰
۲۔ حقیقت و مصلحت میں تعارض :.............................. ۹۲
۳۔ بقدر کافی طاقت کا نہ ہونا:.............................. ۹۴
۴۔ مذہبی اختلافات کا خطرہ:.............................. ۹۵
۵۔ دینی اعتقادات میں تبدیلی کا حسبہ پر اثر :.............................. ۹۷

تیسری فصل

سرکاری روش ۹۹
سرکاری روش کی اہمیت ۱۰۰
بغداد کا محکمہ احتساب ۱۰۲
عباسی نظام حکومت میں حسبہ ادارہ کا مقام ۱۰۵
مصر کا محکمہ احتساب ۱۰۷
ایران کا محکمہ احتساب ۱۰۹
حسبہ ادارہ کے اختیارات اور طریقہ کار ۱۱۱
۱۔ حسبہ وظائف کی وسعت.............................. ۱۱۱
۲۔ حسبہ کا عدالتی کردار.............................. ۱۱۴
قاضی اور محکمہ احتساب:.............................. ۱۱۴
حسبہ اور قاضی مظالم.............................. ۱۱۵

محتسب کمیٹی کے خصوصیات............................... ۱۱۷
۳۔صرف آشکاراجرائم اور منکرات کے خلاف کاروائی.......................... ۱۱۹
سرعام برائیوں پرامر بالمعروف کرنے کے دلائل ۱۲۲
پہلی دلیل : تجسّس کا حرام ہونا :... ۱۲۲
دوسری دلیل : امن وامان کا مقدم ہونا:.......................................۱۲۳
تیسری دلیل : گناہوں کو چھپانا :... ۱۲۴
۴۔ حسبہ اور قیام امن:.. ۱۲۵
حسبہ قوانین کے نمونے:.. ۱۲۶
حسبہ سزاؤں کی کیفیت:.. ۱۲۸
سرکاری روش کے فقہی مبانی ۱۲۹
سرکاری روش کے قائلین کی دلیل ۱۳۰
الف : امورحسبیہ کی وسعت :......................................۱۳۰
ب : امر بالمعروف کی سیاسی ماہیت ۱۳۳
ج: سرکاری ہونا،اجراء کاضامن :..................................... ۱۳۴
سرکاری روش کے دلائل پر تنقید ۱۳۵
سرکاری روش کی خصوصیات اور نقائص ۱۳۷
خصوصیات ۱۳۷
۱ وسائل کی بقدر کافی فراہمی:....................................... ۱۳۷
۲ سیاست اور اخلاق میں ہماہنگی ہونا:.................................. ۱۳۸
سرکاری روش کی خامیاں ۱۴۰
۱ نامحدود اختیارات :...۱۴۰
۲ ظاہر نمائی :..۱۴۲
۳ امورمیں افراط وتفریط :...۱۴۶
۴ عوامی حیثیت کاکم ہوجانا :.......................................۱۵۱
۵ خود سری کا پیدا ہونا:.. ۱۵۳
۶ تحفظ کا احساسِ کاذب:.. ۱۵۴

۷ بین الاقوامی حیثیت سے غفلت:........................ ۱۵۷

۸ سیاسی ہونا:.. ۱۵۹

۹ بیت المال کا ناکافی بجٹ:............................. ۱۶۵

۱۰ مالی کرپشن:.. ۱۶۶

۱۱ عملی تاثیر میں کمی:................................... ۱۶۸

۱۲ مادیات کی طرف رجحان:........................ ۱۶۹

۱۳ ظاہری اور تشریفاتی ہو جانا:........................... ۱۷۰

۱۴ سرکاری حسبہ کا ادغام اور منزوی ہونا:................ ۱۷۶

حسبہ کے انضمام کی وجوہات :............................ ۱۷۸

۱۵ تدریجی اضمحلال کا شکار ہونا:......................... ۱۷۹

خلاصہ

بنیادی اور کلی بحث :...................................... ۱۸۳

اہم نکات اور نتائج :............................... ۱۸۵

تجاویز و آرا

الف : کلی تجاویز :.............................. ۱۸۶

۱۔ ادارے کا قیام.. ۱۸۶

۲ ... مالی استقلال :.. ۱۸۶

۳ ... اداری و سیاسی استقلال :............................. ۱۸۶

۴ ... مناسب اختیارات اور اطلاعات کا ہونا:................. ۱۸۷

۵۔ جوابدہی اور نظارت کا امکان ہونا:...................... ۱۸۷

۶ ... دیگر افراد کو جذب کرنے کی صلاحیت ہونا:............ ۱۸۸

ب : جزئی تجاویز:.................................. ۱۸۸

کتابیات.. ۱۹۰

فہرست تھسیز.. ۲۰۰

فہرست مقالات.. ۲۰۱

انگریزی منابع کی فہرست................................ ۲۰۲